تقریر

تقریر بابت احمدیت
وقت 5-7 منٹ

دوسری شرطِ بیعت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ-اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (الممتحنه:13)

کہ اے نبی! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں (اور) اس (امر) پر تیری بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی (کسی پر) کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ ہی معروف (امور) میں تیری نافرمانی کریں گی تو تُو اُن کی بیعت قبول کر اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے
جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذاب سعیر ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

معزز سامعین! خاکسار 2006ء میں جب پاکستان سے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے لندن آیا تو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے انفرادی ملاقات کے لئے مسجد فضل لندن میں باگاہِ خلافت میں حاضر ہوا تو حضور نے دورانِ ملاقات مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا "آپ چونکہ کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔ مَیں بھی آپ کو اپنی کتاب تحفۃً دیتا ہوں۔" تب حضور نے شرائط بیعت پر مشتمل خطبات پر کتاب بعنوان "شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں" اپنے دستِ مبارک سے دستخط نقش فرما کر مجھے دی۔ جو آج بھی میری لائبریری کی زینت ہے۔ مَیں نے سوچا کہ پہلی 1000 تقاریر کا اختتام مَیں انہی 10 شرائط پر 10 تقاریر تیار کر کے کروں جو خلاصہ ہو گا میری 990 تقاریر کا۔ کیونکہ 10 شرائط بیعت نچوڑ ہے اسلامی تعلیمات کا۔ اس ضمن میں مجھے آج شرائط بیعت میں سے دوسری شرط کو آپ کے سامنے بیان کرنا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں

"یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اِن کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔"

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شرط کی وضاحت میں فرمایا کہ

"اس ایک شرط میں نو قسم کی بُرائیاں بیان کی گئی ہیں کہ ہر بیعت کرنے والے کو، ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اِن بُرائیوں سے بچنا ہے۔" (شرائط بیعت صفحہ 19)

مَیں آج کی تقریر میں اختصار کے ساتھ اِن 9 بُرائیوں اور بیماریوں کا اختصار سے ذکر کر کے ان سے بچنے کے طریق بتاتا ہوں۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جھوٹ کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر اس بُرائی کو شرط نمبر 1 کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو یوں ہو گا کہ ایک احمدی شرک سے بچے اور جھوٹ جو شرکِ خفی ہی کی ایک قسم ہے اس سے بچے۔ یہ مضمون سورۃ الحج آیت 31 کے اُس حصہ سے لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ متقیوں اور مومنوں کو بُتوں کی پلیدی سے احتراز کرنے اور جھوٹ کہنے سے بچنے کا ذکر کرتا ہے۔ گویا شرک کے ساتھ جھوٹ کو بھی رکھا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سب سے بڑی بُرائی قرار دیا ہے جب کسی شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کریں جس پر عمل کر کے مَیں اپنے اندر کی ساری بُرائیاں چھوڑ دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عہد کرو کہ ہمیشہ سچ بولوں گا اور کبھی جھوٹ نہیں کہوں گا۔ اس نصیحت کی وجہ سے اس کی تمام بیماریاں ایک ایک کر کے چھوٹ گئی کیونکہ اُسے جب بھی کسی بُرائی کا خیال آتا تو سوچتا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے یہ بُرائی کی ہے۔ اگر کہا۔ نہیں تو یہ جھوٹ ہو گا اور اگر کہا جی۔ تو شرمندگی ہو گی اور سزا ملے گی۔ اس طرح آہستہ آہستہ کر کے اس کی تمام بُرائیاں ختم ہو گئیں۔ اصل میں تو جھوٹ ہی تمام بُرائیوں کی جڑ ہے۔

ایک اور موقع پر منافق کی یہ چار علامات بیان فرمائیں۔

نمبر 1۔ جب وہ گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے۔

نمبر 2۔ جب اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔

نمبر 3۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

نمبر 4۔ جب جھگڑتا ہے تو گالی گلوچ سے کام لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے... دیکھو یہاں (سورۃ الحج آیت 31) میں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 250)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ستمبر 2025ء میں ہونے والے برطانیہ کے تمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات پر افراد و خواتین و بچگان اور نوجوانوں کو سچ بولنے اور جھوٹ سے اجتناب کی نصیحت فرمائی ہے۔

زنا سے بچنا

سامعین! دوسری شرط میں دوسری بیماری اور کمزوری کا جو ذکر ملتا ہے وہ زنا سے بچنے کی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۔ وَسَآءَ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل 33)

کہ زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی اور بُرا راستہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عفّت یعنی پاک دامنی اور سچائی، زنا اور کذب بیانی کے مقابلہ میں بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے۔

(دارقطنی کتاب الوصایا)

اب دیکھیں! اللہ تعالیٰ نے ایک سچے موعود مسیح کے قلم سے کس ترتیب کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بعد جھوٹ اور پھر زنا سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت اور سچائی کے ساتھ اوپر بیان فرمودہ حدیث میں عفّت کو سچائی اور زنا کو کذب بیانی سے باندھا ہے اور اِس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ جیسے بہت بڑے گناہ اور زنا جیسی بہت بڑی بُرائی کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزلِ مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لیے سخت خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسّر نہ آوے چاہیے کہ وہ اپنی عفّت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے۔ مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد صفحہ 342)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیموں کے حالیہ اجتماعات میں گوگل اور دیگر ذرائع سے ننگی اور فحش فلموں کے دیکھنے کو نظر کا زنا قرار دے کر اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

بد نظری سے بچو

سامعین! دوسری شرط میں تیسری بُرائی بد نظری سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسے غضّ ِبصر کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ جس کا مردوں اور عورتوں کو یکساں طور پر حکم ہے۔

اس بُرائی کی آماجگاہ آنکھ ہے۔ جسے درست استعمال کرنے کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی ہدایات جاری فرمار کھی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر ایک دفعہ فرمایا کہ تم مجھے چھ باتوں میں ضمانت دے دو مَیں تمہیں جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ وہ چھ چیزیں کیا ہیں۔ فرمایا۔ جب تم گفتگو کرو تو سچ بولو۔ جب تم وعدہ کرو تو وفا کرو۔ جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو عند الطلب اُسے دو۔ اپنے فروج (شرمگاہوں) کی حفاظت کرو، غضِّ بصر سے کام لو اور اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکے رکھو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 323 مطبوعہ بیروت)

ایک موقع پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آنکھ پر آگ کو حرام قرار دیا جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔

(سنن داری کتاب الجہاد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ النور آیت 31 جہاں غضّ ِبصر کا ذکر ہے اس کے تحت فرماتے ہیں کہ

"یہ وہ عمل ہے جس سے اُن کے نفوس کا تزکیہ ہو گا۔ فروج سے مراد صرف شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور اُن میں اِس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورتوں کا راگ وغیرہ سنا جائے۔"

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 135)

حضور علیہ السلام نے ایک جگہ احصان، عفّت اور پاک دامنی کے پانچ علاج بتائے ہیں اول۔ آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ دوم۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ سوم۔ نامحرموں کے قصّے نہ سننا۔ چہارم۔ ایسی تقریبوں سے جن سے اس بد فعل کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو اپنی تئیں بچانا۔ پنجم۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزے رکھنا۔

(شرائط بیعت صفحہ 29-30)

فسق وفجور سے بچنا

سامعین! شرط دوم میں چوتھی بُرائی فسق وفجور سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات آیت 8 میں فسوق یعنی بد اعمالی کا ذکر کر کے سخت کراہت پیدا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ احادیث میں بھی یہ لفظ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا ہے۔ جس سے اس کے معنی واضح ہوتے ہیں۔ فرمایا مومن سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تاجروں کو فاجر کہا جو سودا بازی کرتے جھوٹ بولتے اور قسمیں اٹھا اٹھا کر قیمت بڑھاتے ہیں۔ ایک دفعہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فُسّاق کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتیں بھی فُسّاق ہوتی ہیں۔ ان معنوں میں کہ جب ان کو کچھ دیا جاتا ہے تو وہ شکر نہیں کرتی ہیں جب اُن پر کوئی آزمائش آتی ہے تو صبر نہیں کرتیں۔

(شرائط بیعت صفحہ 32)

ایک روایت ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روزہ دار سے کسی کے لڑائی جھگڑے کرنے پر "انی صائم" کہنے کو کہا وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو یہ نصیحت فرمائی کہ فحش کلامی نہ کرے، فسق کی باتیں نہ کرے اور جہالت کی باتیں نہ کرے۔

(مسند احمد بن حنبل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”جب یہ فسق وفجور میں حد سے نکلنے لگے اور خدا کے احکام کی ہتک اور شعائر اللہ سے نفرت ان میں آگئی اور دنیا اور اُس کی زیب وزینت میں ہی گم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی اسی طرح ہلاکو، چنگیز خان وغیرہ سے برباد کروایا۔ لکھا ہے کہ اس وقت یہ آسمان سے آواز آئی تھی۔ اَیُّھَا الْکُفَّارُ اُقْتُلُوْاالْفُجَّارَ غرض فاسق فاجر انسان خدا کی نظر میں کافر سے بھی ذلیل اور کافر قابل نفرین ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 108)

ظلم نہ کرنا

سامعین! دوسری شرطِ بیعت میں پانچویں بُرائی ظلم نہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ظالمین کے لیے ”وَیْلٌ“ یعنی ہلاکت کا لفظ استعمال فرمایا ہے (الزخرف: 67) جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم سے بچنے کی تعلیم یوں دی کہ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑے ظلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں ایک ہاتھ زمین دبالے۔ اگر اُس بھائی کی زمین سے ایک کنکر بھی اُس نے لیا ہو گا تو زمین طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالی جائے گی۔

ایک حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کی جس کے پاس روپیہ ہو نہ سامان۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا اور کسی کا ناحق خون بہایا ہو گا یا کسی کو مارا ہو گا۔ پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے اور اس طرح جنت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

(مسلم کتاب البر و الصلة باب تحریم الظلم)

خیانت سے بچنا

سامعین! شرائطِ بیعت میں سے دوسری شرطِ بیعت کی بات ہو رہی ہے۔ اس شرط میں 9 بیماریوں اور بُرائیوں میں سے چھٹی بُرائی خیانت کرنا ہے۔ جس سے بچنے کی تاکید اس شرط میں کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سورت النساء کی آیت 108 کو سامنے رکھنا چاہیے جو یہ ہے۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا

کہ ان لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔

اب دیکھیں! کتنا لطیف مضمون اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ عُرفِ عام میں امانت میں خیانت تو وہ ہے کہ جو کسی کے پاس رکھوائی جاتی ہے اور وہ اس میں خیانت کرتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ”امین“ کے لقب سے مشہور تھے۔ دشمن اور مخالفین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امانت رکھوا جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی حفاظت فرماتے۔ ہجرت کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے گھر کے اپنے بستر پر لٹانے کے کئی اور مقاصد بھی ہو سکتے تھے مگر ایک بڑا مقصد یہ تھا کہ آپ جاتے وقت اپنے پاس رکھی لوگوں کی امانتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد یہ کہہ کر کر گئے تھے کہ متعلقہ لوگوں تک یہ امانتیں پہنچا کر مدینہ آنا۔

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”دوسری قسم ترکِ شر کے اقسام میں سے وہ خُلق ہے جس کو امانت و دیانت کہتے ہیں۔ یعنی دوسرے کے مال پر شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اس کو ایذا پہنچانے پر راضی نہ ہونا۔ سو واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔ اسی واسطے ایک بچہ شیر خوار بھی جو بوجہ کم سِنی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے اور نیز بباعث صغر سنی ابھی بُری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا، اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے کہ غیر عورت کا دودھ بھی مشکل سے پیتا ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

لیکن محوّلہ بالا آیت میں جس خیانت کا ذکر کیا گیا ہے وہ اپنی ذات، اپنے وجود اور اپنے نفس سے خیانت کرنا ہے۔ اس میں یہ بہت بڑا سبق ہے کہ انسانی جسم بھی انسان کے پاس اللہ کی امانت ہے۔ اسے بُرائیوں میں Involve کر کے خیانت نہیں کرنی چاہیے۔ احکام الٰہی پر کماحقہ عمل کرنا ہی امانت کا حق ادا کرنا ہے۔

فساد سے بچنا

سامعین! ساتویں بدی جس سے عہد بیعت لیتے وقت ایک احمدی کو بچنے کا حکم دیا جارہا ہے وہ فساد سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِی الۡاَرۡضِ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ (القصص:78)

کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شریر ترین انسان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ جو چغل خوری کرے محبت کرنے والوں میں بگاڑ پیدا کرے اور نیک لوگوں کے متعلق خواہش رکھے کہ کاش! یہ گناہ میں مبتلا ہو جائے۔

(مسند احمد بن حنبل)

حضرت مسیح مد علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”تمہیں چاہیے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کرنی ہے ان سے دنگہ فساد مت کرو بلکہ ان کے لیے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالی ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اُس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے... دیکھو! مَیں اس امر کے لیے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 157)

بغاوت کے طریقوں سے بچو

سامعین! شرطِ دوم میں اس بات کا بھی عہد ہے کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اللہ تعالی نے وَالۡفِتۡنَۃُ اَکۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ (البقرہ:218) فرمایا ہے کہ بغاوت کو پھیلانا یعنی امن میں خلل انداز ہونا قتل سے بڑھ کر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”چونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ اُن کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے مَیں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں اور جو بفضلہٖ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً 26 برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے... سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجے سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے اس کے احسان کے ہم شکر گزار نہ ہوں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 582)

نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہوں

سامعین! دوسری شرط میں نویں اور آخری بُرائی کا ذکر یوں فرمایا کہ نفسانی جوشوں کے وقت اِن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ یہ تعلیم بھی اسلام کی بنیاد ہے۔ صبر و استقامت اور برداشت اور فتنہ فساد سے بچتے رہنا اور غصہ کو پی جانے کی تعلیم ہے۔ شہوات کا لفظ بالعموم ایسی خواہشوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو گھٹیا ہوں۔ اس لیے ان کو اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دینا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اسی خدا کو مانو جس کے وجود پر توریت اور انجیل اور قرآن تینوں متفق ہیں۔ کوئی ایسا خدا اپنی طرف سے مت بناؤ جس کا وجود ان تینوں کتابوں کی متفق علیہ شہادت سے ثابت نہیں ہوتا۔ وہ بات مانو جس پر عقل اور کانشس کی گواہی ہے اور خدا کی کتابیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں۔ خدا کو ایسے طور سے نہ مانو جس سے خدا کی کتابوں میں پھوٹ

پڑ جائے۔ زنانہ کرو، جھوٹ نہ بولو اور بد نظری نہ کرو اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچو اور نفسانی جوشوں سے مغلوب مت ہو اور پنج وقت نماز ادا کرو کہ انسانی فطرت پر پنج طور پر ہی انقلاب آتے ہیں اور اپنے نبی کریم کے شکر گزار رہو، اس پر درود بھیجو کیونکہ وہی ہے جس نے تاریکی کے زمانہ کے بعد نئے سرے خدا شناسی کی راہ سکھلائی۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اس شرط میں درج تمام تقاضوں پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عطیۃُ العلیم۔ ہالینڈ)

✡✡✡✡